وطنِ اصلی سے مستقل منتقلی پر نماز کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اپنے آبائی شہر ملتان سے اپنے اہل و عیال سمیت لاہور شفٹ ہو گیا ہوں اور اب یہیں مستقل رہنے کی نیت کر لی ہے، کہیں اور جانے کی نیت نہیں، البتہ ملتان میں میری کچھ زمینیں اور گھر ہے، اس لیے کبھی کبھار ملتان آنا جانا ہوگا۔ تو کیا ملتان اب بھی میرا وطن اصلی ہے یا نہیں؟ اور جب میں لاہور سے ملتان پندرہ دن سے کم رہنے کے ارادے سے جاؤں گا تو نماز قصر پڑھوں گا یا پوری پڑھوں گا؟

نوٹ: سائل نے وضاحت کی کہ ملتان کو چھوڑنے کے عزم و ارادہ سے لاہور منتقل ہوا ہوں۔

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہو اور وہ اسے ترک کرنے کے عزم و ارادہ سے اپنے اہل و عیال سمیت کسی دوسری جگہ منتقل ہو جائے اور وہاں مستقل رہنے کی نیت کر لے، تو پہلی جگہ اس کے لیے وطن اصلی نہیں رہتی اگرچہ وہاں اس کی زمینیں اور گھر موجود ہو۔ پوچھی گئی صورت میں چونکہ آپ بھی اپنے اہل و عیال سمیت ملتان کو چھوڑنے کے عزم و ارادہ سے مستقل طور پر لاہور منتقل ہو گئے ہیں، لہٰذا ملتان میں چاہے آپ کی زمینیں اور گھر موجود ہے تب بھی وہ آپ کا وطن اصلی نہ رہا اور جب آپ پندرہ دن سے کم رہنے کے ارادے سے ملتان جائیں گے تو نماز قصر پڑھیں گے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی فضیل رضا عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net